ڈاکٹر بشارت احمد نے بیان کیا کہ اسکی تلی کو میں نے اپنی زیر نگرانی چوہڑے سے وزن کرایا - اور بٹے میں نے خود ڈالے - اور چوہڑے نے کہا کہ تلی کا وزن اُس نے کیا ہے - اور بٹے بھی اسی نے ڈالے تھے - اور تولا بھی اُسی نے تھا -

مسٹر فیلی صاحب اسسٹنٹ کمشنر سرگودہا نے ڈاکٹر صاحب کو اس اختلاف کیوجہ سے زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند ہتھکڑی سرگودہ سے پرے جنگل میں لگانے کا حکم دیدیا اور جب وکیل نے ضمانت کی درخواست پیش کی تو وہ درخواست نہ لی - اور واپس کردی - اور کہا جو کچھ ہمنے کیا ہے سوچ سمجھ کر کیا ہے - صاحب موصوف کی یہ کارروائی قانونی نکتہ خیال سے ایسی ہے کہ اس پر رائے زنی کا یہ وقت نہیں - یہ بعد فیصلہ ہم لکھیں گے - مگر اس میں شک نہیں کہ یہ حکم صاحب بہادر نے جمعہ کے روز شام کو پانچ بجے سنایا - تاکہ اسوقت کوئی اور چارہ جوئی نہ ہوسکے - اور ان ایام میں سنایا جبکہ سشن جج صاحب بہادر رخصت پر تھے - اور صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع سکیسر پہاڑ پر گئے ہوئے تھے - اور پھر ڈاکٹر صاحب کو اس مہتر کے ساتھ - جبکو کہ اس جرم میں ہتھکڑی لگائی گئی تھی - ہتھکڑی لگوائی - اور اپنے ہمراہ دورہ سے سرگودہا میں لائے - تاکہ ڈاکٹر صاحب کی اچھی طرح بے عزتی ہو جاوے - اس میں قابل توجہ یہ امر ہے کہ اگر مسٹر فلیی صاحب کو یہ یقین ہوگیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب نے جھوٹ بولا ہے - تو اس کا مقدمہ اسپر باقاعدہ بنایا جاتا - اور تحقیق کے بعد اگر جرم ثابت ہوتا - تو خواہ حوالات میں دیتے یا جو مناسب سلوک خیال میں آتا کرتے اس میں کسی کو شکایت نہ ہوتی - لیکن پیشتر اس کے کہ صاحب بہادر ایسا کرتے صاحب بہادر نے ایک گورنمنٹ کے وفادار اور گزیٹڈ افسر کو جس کے چال چلن میں پہلے کوئی داغ نہ تھا - اور جو کوئی اپنی قوم میں ایک اعزاز کی حیثیت رکھتا تھا - اور جسکی بے عزتی سے ایک وفادار رعایا کے بڑے حصہ کی دلشکنی ہوتی تھی بغیر سوچے سمجھے حوالات میں دیدیا - اور باوجود جرم قابل ضمانت ہونے کے ضمانت لینے سے انکار کردیا - اور درخواست پر بجائے حکم لکھنے کے واپس کردی -

صاحب بہادر کا ایسے اہم مقدمہ میں ایسی تاریخ رکھنا کہ افسران بالادست قریب نہ ہوں - اور پھر جمعہ کے روز حکم سنانا تاکہ کسی نہ کسی طرح ڈاکٹر صاحب سوموار تک کوئی چارہ جوئی نہ کرسکیں اور اسطرح سے کم از کم تین روز تک تو حوالات میں رہ سکیں - اور پھر پانچ بجے حکم سنانا جو کہ آخری وقت اپنی عدالت کا تھا - باوجودیکہ مقدمہ دوپہر کو پیش ہوچکا تھا - اور باوجود جرم قابل ضمانت ہونے کے ضمانت نہ لینا - اور پھر مہتر کے ہمراہ ہتھکڑی لگوانا صاف ظاہر کرتا ہے - کہ کہانتک صاحب بہادر نے منصف مزاجی سے کام لیا اور کہاں تک اپنے اس فرض کو کہ وہ گورنمنٹ کی طرف سے اس علاقہ کی عزتوں کے محافظ مقرر کرکے بھیجے گئے ہیں ادا کیا - کچھ ہی ہو لیکن انکا ایسا فعل وفادار رعایا کی سخت دلشکنی کا باعث ہوا ہے - وقت ہے کہ گورنمنٹ کے افسران اپنے سچے اور اصل خیرخواہوں کی دلشکنی سے پرہیز کریں - جو لوگ نیک چلن اور شریف الطبع ہیں ان کے ساتھ سلوک میں شریروں اور مفسدوں سے سلوک میں امتیاز کریں - تاکہ اول الذکر قوم کے حوصلہ پست نہ ہوں بالآخر گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ادب سے التماس ہے کہ اس معاملہ میں دخل دے اور کسی معتبر افسر کے ذریعہ سے معلوم کرے کہ کسطرح سے اس میں ظلم اور تشدد کیا گیا ہے اور اس کا انسداد فرماوے تاکہ رعایا کے دلوں کو جو چوٹ پہونچی ہے اور جو ان کے دلوں پر بڑا اثر ہوا ہے دور ہو جاوے -

ہم آئندہ انشاء اللہ مفصل واقعات کے معلوم ہونے پر عرض کریں گے - کہ کیا کیا وجوہات اس ظلم کے ہوئے ہیں - فی الحال ہم اس درخواست پر ہی اس کو ختم کرتے ہیں -

اعلان

ذیل کا اعلان مفتی محمد صادق صاحب نے شایع کیا ہے جس کو بغرض آگاہی عام شایع کیا جاتا ہے

(ایڈیٹر)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

ترجمہ :- اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کی مسجد میں اس کے نام کے ذکر سے روکے - اور اس کی بے آبادی کے درپے ہو ان لوگوں کے لئے مناسب نہ تھا کہ خوف دل کے ساتھ اس میں جاتے ایسے لوگوں کے لئے اس دنیا میں رسوائی ہے - اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے - (پ ۱ سورۃ البقرۃ)

مسلمانان لنڈھور غور فرمائیں

کہ ایک مسافر تمہارے شہر میں گیا - تم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا - کیا دین اسلام نے تم کو ایسی ہی مسافر نوازی سکھلائی ہے - آہ کہاں گیا اس نبی عربی محمد مصطفےٰ احمد المجتبیٰ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہمان نوازی کا پاک نمونہ - جس کے گھر میں ایک کافر نے رات بھر آرام کیا اور کھانا کھایا - اور بستر کو پلید کر گیا - تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (میری جان آپ پر فدا ہو) اس بستر کو اپنے دست مبارک سے صاف کیا - اور باوجود اس کافر کے دوبارہ واپس آنے کے اُسے ملامت تک نہ کی - یہ مہمان نوازی کے مقدس اخلاق تھے جنہوں نے کافروں کو مسلمان بنادیا - مگر آج مسلمانوں کے یہ اخلاق ہیں - کہ خود

(۴) بہت دعائیں کرو۔ مومن کا ہتھیار دعا ہی ہے۔
(۵) دل چاہے تو ہماری طرف خط بھی لکھتے رہو۔
(۶) فرمایا نماز میں۔ اللّٰھم صلی علیٰ محمد بھی آتا ہے صلّ کے معنے ہیں خاص لخاص رحمتیں ہوں ذکر جمیل ہمیشہ ہوتا رہے۔ آپ کا شرف فضیلت خیر و برکت اور کامیابی کے نتائج دنیا میں قائم رہیں۔

لعنت کا لفظ اس صلوٰۃ کے مقابل پر ہے۔

اسلام میں پچاس جگہ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے بعض تو عوام کو میسر نہیں ہوتے ہیں۔ جیسے صفا مروہ و استلام حجر اور بعض ہو سکتے ہیں۔

(۱) مثلاً نماز کے آخری التحیات میں (۲) دعا قنوت کے اخیر میں وصلی اللہ علی النبی (۳) پہلے التحیات میں بھی بعض محدثین نے مستحب قرار دیا ہے (۴) صلوٰۃ جنازہ میں (۵) خطبہ عید۔ خطبہ جمعہ۔ خطبہ نکاح میں (۶) اذان سن چکنے کے بعد (۷) جب نماز کی تکبیر پڑھی جاوے (۸) دعاؤں کے ابتداء و آخر و وسط میں۔ (۹) مسجد میں داخل ہونیکے وقت بسم اللہ والصّلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ (۱۰) جب نبی کا ذکر آئے (۱۱) جب نیند سے اٹھے (۱۲) جب اکٹھے بیٹھے ہوں۔ اس وقت بھی کسی نہ کسی طرح نبی کریم صلعم کا ذکر کرکے درود بھیجنا چاہیئے۔ (۱۳) جب کوئی تفرقہ مٹے اس وقت بھی (۱۴) تبلیغ و وعظ کے وقت (۱۵) حتاج انسان حاجت کے وقت (۱۶) وضو سے فارغ ہو کر۔ میں تمہیں تاکید کرتا ہوں۔ کہ درود کی بہت ہی عادت ڈالو۔ اس کا ادنیٰ فائدہ تو یہ ہے من صلّے علیّ واحدۃ صلّے اللہ علیہ عشرًا جب ایکبار اخلاص کے ساتھ تم نبی کریم کے شرف و کامیابی و رحمت کاملہ کے نزول کی دعا کروگے تو خدا تعالےٰ دس بار تم پر ایسی رحمتیں بھیجیگا۔

خدا پر بھروسہ

فرمایا میرے بہت سے بچے فوت ہوئے۔ جو فوت ہوا۔ اسی یقین کے ساتھ ہم نے اُسے دفن کیا۔ کہ اب اللہ تعالیٰ اس سے بہتر عطا کریگا خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ عالم جوانی کے لڑکے فوت ہوتے رہے۔ بڑھاپے کے خدا نے اپنے فضل سے عطا کیے۔

تمدّن میں نقص

فرمایا ہمارے ملک کے تمدن میں ایک بڑا بھاری نقص ہے۔ کہ ایک ہی مکان میں باپ بیٹا۔ بلکہ پوتا معہ اپنی عورتوں بہنوں اور بھائیوں کے اکٹھے رہتے ہیں۔ اور میاں بیوی کو بے تکلفی کے واسطے خلوت میسر نہیں ہوتی۔ اور عزیز و اقربا کا ایک حجاب ہر وقت دلپر رہتا ہے۔ اور اس کا اثر آئندہ اولاد پر بہت بڑا ہوتا ہے۔ اولاد کمزور اور ضعیف القلب پیدا ہوتی ہے۔ چاہیئے کہ شریعت کے حکم کے مطابق ہر ایک کا گھر جدا ہو۔

تکلیف سے خدا ہی بچاتا ہے

تجویز ہوئی کہ لاہور سے گاڑی پر شام کی گاڑی میں جائیں۔ اور رات بٹالہ ٹھہریں ایک دوست نے عرض کی۔ رات بٹالہ میں تکلیف ہوگی فرمایا اگر تکلیف مقدر ہے تو یہاں بھی ہو سکتی ہے آرام تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے

ذریعہ وحدت

ذکر ہوا کہ بعض لوگوں کی رائے ہے۔ کہ نماز اُردو زبان میں پڑھی جائے۔ فرمایا کہ پھر پنجابی کہیں گے پنجابی زبان میں نماز ہو۔ اور پھر سیالکوٹی کہیں گے کہ سیالکوٹ کی پنجابی میں نماز پڑھی جائے اور اسطرح شہر شہر کی زبان جدا ہونے کے سبب یہ جو ایک بڑا ذریعہ وحدت اسلامی قوم میں ہے یہ بالکل اُٹھ جائیگا۔

تجارت

حضرت اقدس معہ خدام مستری موسیٰ صاحب کے ہاں کھانا کھاکر انارکلی میں سے واپس تشریف لائے۔ تو راستہ میں حسب درخواست میاں چراغدین صاحب ان کی دوکان عزیز ہوس میں تشریف لے گئے۔ جہاں برادران میاں عبدالعزیز میاں محمد سعید کام کرتے ہیں۔ صاحبان دوکان کو مخاطب کرکے فرمایا۔ دوکان چلانے کے واسطے بہت استقلال۔ دیانت۔ ہوشیاری۔ عاقبت اندیشی اور امانت کی ضرورت ہے۔ فرمایا لکھا ہے۔ کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار حرفہ سکھلایا ہے۔ یورپ نے بہت ترقی کی ہے۔ مگر ہنوز اس حد تک نوبت نہیں پہنچی فرمایا حدیث شریف میں آیا ہے کہ تجارت میں 19 حصہ منافع ہے۔ باقی ایک حصہ دیگر حرفوں میں ہے۔

فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے تجارت کے واسطے مغربی ممالک میں جاؤ۔

فرقہ ملامتی

صوفیوں کے فرقہ ملامتی کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس فرقہ کے لوگ ایسے افعال اور حرکات بظاہر کرتے ہیں۔ جن سے بدنامی حاصل ہو۔ اس سے مراد اُن کی یہ ہوتی ہے کہ نفس لوگوں کی تعریف سے خوش ہو کر متکبر نہ ہو۔ بلکہ اس کو ایسی سزا ملے۔ کہ وہ نیچے کو گرے۔ اور ذلت کو اختیار کرے۔

فرمایا میں نے ایسے لوگ بہت دیکھے ہیں۔ بڑا بڑا مجاہدہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن بعض وقت سخت ابتلاؤں میں گر جاتے ہیں۔

فرمایا۔ اس فرقہ کا ایک آدمی احمد نام ہم نے دیکھا تھا۔ جو کہ ضلع شاہپور میں رہتا تھا۔ اُس نے بہت سے مجاہدات کئے ہوئے تھے۔ ایک دفعہ ہم نے اس کی دعوت کی تو کہنے لگا کہ رنڈی کے ہاں سے کھانا پکوا دیئے۔ اور اپنے پاس بیٹھکر کھلا دیئے۔ یہ شخص آخر ایک بڑے ابتلا میں گرفتار ہوا۔ ایک ڈاکٹر بنگالی بابو نام شاہپور میں تھا۔ اس کے ساتھ جو کچھ مذہبی گفتگو ہوئی۔ تو اس نے احمد کو کہا۔ کہ ہمیں کچھ کرامت دکھاؤ۔ تب مان لیتے ہیں احمد نے ایسا کمال دکھایا کہ رات کے وقت بابو کو ایسا خوفناک نظارہ دکھائی دیا۔ کہ وہ چیخ اُٹھا اور توبہ کرکے مسلمان ہونے کو تیار تھا۔ مگر احمد جب اس کے سامنے آیا۔ تو اُسے کہا۔ شاید آپ ہماری بات بھول گئے۔ آپ نے ہمیں کچھ نہ دکھایا یہ بات اس نے شرارت سے کی۔ احمد حیران ہوا۔ اور دوسری شب اس نے بہت ہی زور لگایا۔ بابو نے بعض آدمیوں کے سامنے اس کا ذکر بھی کیا۔ مگر احمد کے سامنے پھر انکار کر دیا۔ ایسا ہی تیسری شب بھی ہوا۔ جبیر احمد بہت گھبرایا۔ اور اس کے خیال میں آیا کہ شاید اس کے پاس کوئی ایسا کمال ہے جو میرے تصرف سے بڑھکر ہے۔ اس واسطے اُس نے بابو کو کہا کہ آپ اپنا کمال دکھائیں۔ بابو نے اُسے شراب پلا کر ننگا کر کے نکیل ڈالکر بازار میں نچایا۔ جب اُسے ہوش آیا۔ اور

... جماعت کو معلوم ہوا تو بہت شرمندہ ہو کر کہیں روپوش ہو گیا

ایک دفعہ میں نے (حضرت خلیفۃ المسیح نے) حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود) سے دریافت کیا تھا کہ ملامتی فرقہ کے متعلق حضور کا خیال کیا ہے؟ فرمایا۔ ہمارے فرقہ احمدیہ سے بڑھ کر کون ہے جہاں بیعت کی سب اپنے بیگانے ہو گئے۔ اور سب ملامت کرنے لگے۔ اصل ملامتی فرقہ یہی ہے جو خدا تعالیٰ کی خاطر دکھ اٹھاتا ہے۔ تکلف کے ساتھ ملامتی بننے کے کیا معنے۔ جو سچے دل سے خدا کی طرف جھکتا ہے۔ وہ تو خود ہی ملامتی بن جاتا ہے یہ طریق جو ان ملامتیوں نے اختیار کیا ہے یہ غلطی ہے

آریاؤں کا شکریہ

فرمایا۔ آریہ بھی اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ جس قدر بت شکنی انہوں نے اس زمانہ میں کی ہے۔ ہمارے مولوی لوگ کہاں کر سکتے تھے۔ ان میں اتنی ہمت کہاں ہے۔ آریوں نے استیصال بت پرستی کا کیا۔ الہام الٰہی کے قایل ہیں۔ کتاب الٰہی کے وجود کے قایل ہیں۔

مولوی محمد حسین بٹالوی اور حضرت مسیح موعود مغفور

اہلحدیث کی تازہ اشاعت میں الحکم کے ان مضامین پر مختصر سا ریمارک نکلا ہے۔ جو مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی کے رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع شدہ مضمون مسیح اور مہدی کے متعلق لکھا جا رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی کامیابی اور ناکامی کی بحث آپڑی تو مولوی بٹالوی نے لکھا تھا۔ کہ وہ ناکام فوت ہوئے۔ اس پر میں نے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے۔ کہ ناکام و نامراد کون رہا۔ بٹالوی یا مہدی۔ میں نے واقعات حقہ کی بنا پر ظاہر کیا ہے کہ بٹالوی کو پوری ناکامی ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ بامراد اور شادکام اُٹھے اسی طریق پر جو ماموریں کا ہوتا ہے۔ اگرچہ اس بحث میں امرتسری منکر کو قبل از مرگ واویلا کرنیکی ضرورت نہ تھی۔ مگر اسلئے کہ بٹالوی نے ناکامی کے داغ کو مٹانیکے لئے اس بحث کو درمیان لانا چاہا ہے۔ کہ ثناء اللہ اور عبدالحکیم کیوں نہیں مرے اور اُن کے نہ مرنے کی وجہ سے معاذ اللہ حضرت ناکام ہیں۔

اس سوال کا جواب بہت آسان ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب یہ بتائیں کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد مسیلمہ کذاب کا زندہ رہنا اُن کے اصل مقصد میں کوئی روک تھا یا نہیں۔ اگر تھا تو کیا اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناکامی ثابت ہوتی ہے؟ ایسا خیال کرنیوالا بھی میرے نزدیک تو کافر ہے اور سخت پاجی ہے۔ اسلئے کہ آنحضرت صلعم کی کامیابی کا مدار اس پر نہیں تھا۔ اسی طرح پر حضرت مسیح موعود مغفور کی کامیابی میں کسی منکر اور مکذب کا مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ رہنا روک نہیں ہوسکتا۔ ہاں اگر روک ہو تو ثابت یہ کرنا چاہیئے۔ کہ کیا آپ کے بعد سلسلہ کی ترقی ہوئی یا نہیں؟ اور کسی منکر کی زندگی دوسروں کے لئے موجب روک ہوئی یا نہیں؟ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ترقی ہوئی۔ اور کسی کی سن درازی موجب روک نہیں تو پھر یہ اعتراض سراسر لغو اور فضول ہے۔ کیونکہ بقول مولوی ثناء اللہ اصل مقصود ہدایت خلق اللہ ہے۔ پھر وہ ہو رہی ہے یا نہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کے اعتراضات سے کیا فائدہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب پہلے اس امر کا فیصلہ کریں (اگر انہیں شوق ہے) کہ بٹالوی کے جواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بٹالوی نامرادی کی دلیل ہے یا نہیں۔ اسکے بعد اس کی اپنی زندگی کے سوال کا بھی فیصلہ ہو جائیگا۔ کہ وہ ہمارے سلسلہ کی راہ میں روک ہے یا باغ احمدؑ کے لئے وہ کھاد ہے؟

ریویو

ذوالفقار علی

یہ ایک نیا رسالہ ہے۔ جو میرے مکرم بھائی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق کے پرزور قلم کا نتیجہ ہے۔ میر قاسم علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دیانندی زہریلے سانپ کی کچلیاں توڑنے کے لئے خاص قابلیت اور قوت عطا کی ہے۔ یہ رسالہ غلام حیدر مرتد مختون آریہ (نمبر ۲) حال سیتہ دیو کے ٹریکٹ نغرہ حیدری کا دنداں شکن جواب ہے اور میر صاحب نے جس قابلیت کے ساتھ اسے لکھا ہے وہ انہیں کا حق ہے۔ شدھی کی شدھی جن لوگوں نے پڑھی ہے وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ دشمن کے ہی مسلمات سے جواب دینے کا خاص مذاق میر صاحب کو ہے۔ اس رسالہ کے لاجواب ہونے کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ اس کا جواب دینے پر تین سو روپیہ کا انعام ہے۔ اس قسم کے رسالے کثرت سے شایع ہونے ضروری ہیں اس لئے میر صاحب نے باوجود یکہ رسالہ مذکورہ ۴ جزو کا ہے اسکی قیمت صرف ۳؍ رکھی ہے اور مفت تقسیم کرنیوالوں کے لئے سو جلدوں کی قیمت دس روپیہ مقرر کی ہے۔ صرف ایکہزار کاپی چھاپی گئی ہے اگر دس صاحب کرم اور صاحب جمعیت ہمت کریں تو اس کی ایک ہزار جلدیں مسلسل ناگری میں شایع ہو سکتی ہیں سید میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق دہلی کے پتہ سے منگواؤ +

قدیم ہندوستان کی تہذیب

یہ کتاب ترجمہ ہے ہندوستان کے مشہور فاضل مسٹر آر سی دت کی تاریخ سویلزیشن آف اینشینٹ انڈیا کا۔ اصل کتاب بوجہ اسکے قابل اور مشہور مصنف کے نہایت معتبر اور قابل قدر سمجھی گئی ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ فاضل مصنف نے واقعات کو اصلی رنگ میں جمع کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا اور اسکے مترجم مولوی۔ ایس۔ ولایت احمد صاحب نے پوری قابلیت کیساتھ اس کا اردو ترجمہ کیا ہے جو بلحاظ زبان کی سلاست اور ادبی خوبیوں کے قابل قدر ہے اور نہایت عمدہ کاغذ پر خوش خط چھاپا گیا ہے میں اس کتاب کے لئے سفارش کرتا ہوں کہ وہ لوگ جو مذہبی دلچسپی رکھتے ہیں اور وہ آریا قوم کے حالات تہذیب سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اسے ضرور پڑھیں۔ چونکہ یہ کتاب اول ہے۔ اور کتاب دوم کی اشاعت اس کی قدر دانی پر موقوف ہے اسلئے ضرورت ہے قدر شناس بزرگوں کی جو مترجم کی حوصلہ افزائی کریں مجھے کتاب کی قیمت نہیں معلوم ہوسکی تاہم منگوانیکے لئے مولوی محمد فدا علی خانصاحب سکرٹری ٹرانسلیٹنگ کمیٹی گہاٹ دروازہ [illegible] سے طلب فرمانا چاہیئے +

انگلستان میں اسلام

اس عنوان سے ذیل میں ایک انگریز نومسلم کے ایک مضمون کو شایع کیا جاتا ہے - جو انھوں نے روزانہ پیسہ اخبار میں چھپوایا ہے - مضمون زیر اشاعت میں انگلستان میں مسلمانوں کی ایک خیال کے اجرا کی تجویز کی ہے اور ایڈیٹر پیسہ اخبار اس ضرورت میں اس کے ساتھ متفق ہے میری دانست میں نہ صرف ایڈیٹر پیسہ اخبار بلکہ تمام سمجھدار مسلمان اس ضرورت کو تسلیم کریں گے - لیکن سوال یہ ہے کہ انگلستان سے جو اخبار جاری کیا جاوے وہ کس قسم کا اخبار ہونا چاہیئے ؟ کیا صرف ایسا اخبار جو مسلمانوں کی سیاسی ضرورتوں کی تبلیغ و اشاعت کرے - اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفید ہو سکتا ہے ؟ میری سمجھ میں اگر انگلستان میں کسی ایسی ہی اخبار کی ضرورت سمجھی گئی - اور کچھ تعجب نہیں کہ ایسا ہی کیا جاوے تو سخت غلطی ہوگی - میں تسلیم کرتا ہوں کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملکی حقوق کی حفاظت کریں اور وہ حفاظت ایسے رنگ میں ہو کہ دوسروں کو کسی قسم کا بھی گزند پہونچائے بغیر حاصل ہو سکے - لیکن اگر مسلمان دنیا کے تمام علوم کے بھی ماہر ہو جائیں اور زمین اپنے خزانے اگل کر اُن کے پاؤں پر رکھدے لیکن وہ اسلام سے ناواقف اور محض بے خبر اور اسیر بے عمل ہوں تو یہ سب کچھ ہیچ ہے اسلئے مسلمانوں کی دنیوی بہتری کی جسقدر تدابیر بھی کی جاتی ہیں وہ بجائے خود نہایت مبارک اور نہایت ضروری - اور دور اندیشی پر مبنی ہیں - مگر وہ اسلام سے الگ کر کے قابل تصور نہیں -

پس اس میں کوئی کلام نہیں کہ انگلستان میں ایک اخبار کے اجرا کی ضرورت ہے - اور وہ اخبار بیشک ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی طرف شایع کیا جائے لیکن وہ صرف پولیٹیکل پرچہ نہو بلکہ اس کے ذریعہ اشاعت اسلام کی جاوے - اور انگلستان ایسے ملک کے باشندوں کو اسلام کے حقایق سے آگاہ کیا جاوے وہ لوگ مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں - اور عیسائیت جیسے مذہب کے لئے کروڑوں روپیہ خرچ کر ڈالتے ہیں ایسی حالت میں اگر اسلام کے محاسن اور خوبیاں ان کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی جاوے اور اسلام کو معقول اور فطرتی مذہب کی حیثیت سے پیش کیا جاوے تو بہت کچھ امید خدا کے فضل سے ہو سکتی ہے

میں ان تمام مسلمانوں کو جو اپنے دل میں وسعت حوصلہ کا جذبہ رکھتے ہیں - اسلامی اور فروعی اختلافات کے تعصب اور جکڑ میں محدود نہیں ہیں - اس امر کیطرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ قادیان سے ماہواری

رسالہ ریویو آف ریلیجنز

کو وہ پڑہیں اور نہ صرف ایک آدھ نمبر پڑہکر کوئی رائے قایم کریں - بلکہ کم از کم ایک سال کے رسالوں کو پڑہیں تو انہیں معلوم ہوگا - کہ اس رسالہ کے ذریعہ اسلام کی کیسی عظیم الشان خدمت کا ارادہ کیا گیا ہے - اور اب تک اس رسالہ کے ذریعہ کہاں تک کام ہوا ہے ایسا رسالہ اگر ایک وسیع پیمانے پر انگلستان میں شایع کیا جاوے تو وہ مذہبی حیثیت سے نہایت مفید اور موثر ہو سکتا ہے - اور الحمد للہ کہ فضل سے یہی موقعہ ہے - مگر صرف یہ تعصب اور عداوت کہ قادیان سے نکلتا ہے مسلمانوں کو ہاں ازاد خیال مسلمانوں کو بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرنے دیتی - اسلام کا یہ مفید خادم حق رکھتا ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں وہ مفت تقسیم کیا جاوے اور اس کے بعض مضامین چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں لاکھوں کی تعداد میں چھاپ کر یورپین کے ہاتھ میں دیئے جائیں مگر یہ باتیں وقت اور صرف زر چاہتی ہیں - خدا کرے مسلمان محسوس کریں - میں اب ذیل میں اس انگریز نومسلم کا مضمون چھاپ دیتا ہوں - ایڈیٹر

بہت سے مجلسی - مذہبی - اور صرفی سوالات غور طلب ہیں - مسلمان اب ان بلندیوں پر چڑھ رہے ہیں جو ترقی کے راستہ میں اوپر کی طرف جاتی ہیں - اور میں نہیں چاہتا کہ ان کی توجہ کو پلٹوں اور اثنائے سفر میں انہیں روکوں - لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ انہیں اس سنتہ میں زیادہ زیادہ بڑھتا ہوا دیکھوں - میں یہ نہیں چاہتا کہ سلسلہ پیش قدمی میں ایک مقام سے دوسرے مقام تک اور ایک بازو سے دوسرے بازو تک ایک شگاف بھی نظر آئے - اس لئے میں برادران حلقہ اسلام سے صرف ایک سوال دریافت کرتا ہوں - جس میں بہت سے دوسرے سوالات شامل ہیں اور جو ایسا سوال ہے جس سے میں گہری دلچسپی رکھتا ہوں - اور جس کا میں جواب چاہتا ہوں - وہ سوال اگرچہ مختصر ہے - مگر بہت ضروری ہے وہ یہ ہے :

اسلام کی انگلستان میں کیا حالت ہے

کیا برٹش سلطنت کے دیگر حصص کے باشندوں نے - کیا دیگر حصص عالم کے مسلمانوں نے اس سوال پر بھی غور کیا ہے اگر کیا ہے تو میں اس معاملے میں ان کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں -

کچھ عرصہ ہوا کہ انگلستان میں اسلام شاداب اور اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ پھیلتا ہوا معلوم ہوتا تھا - مگر اس وقت کیا حال ہے ؟ کیا موسم بہار گذر گیا ؟ کیا خزاں کا جھونکا آپہونچا - اب سے پہلے کرنا کو بجتا تھا مگر اب بے آواز خاموشیوں کی بلا شرکت غیری حکومت ہے - کیا دین کا علم بلند کرنے اور اپنے مذہب کی کتاب کا صور پھونکنے کے لئے کچھ نہیں کیا جا سکتا ؟ کیا یہ وقت نہیں ہے - کہ ہم برطانیہ میں اسلام کی حالت پر غور کر رہے اور وہاں اُسی مضبوط و مستحکم بنیاد پر قایم کرنیکی کوشش کر رہے ہوتے ؟ بہت سے دیگر مذاہب کام کر رہے ہیں - ان سب کے انگلستان میں ہیڈ کوارٹر ہیں - ان سب کا ایک نظام ہے صرف ہم ہی اپنے راستہ پر اپنا ہی کے ساتھ چلتے معلوم ہوتے ہیں نہ اس لئے کہ ہمارے پاس متحد ہوتے اور کسی باقاعدہ تحریک کے چلانے کے لئے کافی آدمی نہیں ہیں بلکہ بظاہر دوسرے سوالات ہمیں زیادہ پریشان رکھتے ہیں - یا یہ کہ ہم لاپرواہ ہو گئے ہیں - اس قسم کی ایک باقاعدہ جماعت قایم کرنے میں مجھے بہت ہی کم مشکل نظر آتی ہے - یعنی ایک جماعت کے جو اسلام کو انگلستان میں محکم بنیاد پر قایم کرے - قایم کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی بشرطیکہ درحقیقت مسلمان اس معاملہ میں دل سے کوشش

کریں۔ اور امداد باہمی کے لیئے آمادہ ہوں۔ اگر اس معاملہ کو کماحقہٗ طور پر چھیڑا جائے۔ تو اس کے متعلق میں ہر ایک ایسوسی ایشن اور ہر ایک اسلامی اخبار کو تجاویز بتانے کے لیئے تیار ہوں۔ ذرا سنیئے کچھ عرصہ ہُوا کہ جب ہندوستان میں وہ عظیم الشان تحریک شروع ہوئی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گورنمنٹ نے وہ قانون پاس کیا جس سے باشندگان ہند کو ملک کی قانون سازی میں حصّہ مل گیا۔ اس وقت جزائر برطانیہ کے باشندوں کے اکثر حصّہ کو مسلمانوں کے مقاصد سے بالکل لاعلمی تھی۔ کیوں؟ محض اسلیئے کہ کوئی مسلم ارگن نہ تھا۔ برطانیہ میں اس وقت الشیوع پرچہ یا اخبار نہیں نکلتا تھا۔ جو ان کی راؤں کو مشتہر کرتا۔ اُنہوں نے اپنی راؤں کے مشتہر کرنیکے بہترین ذریعہ (اخبار) کی جانب سے لاپرواہی کی نتیجہ یہ ہوا کہ برٹش وزراء کے روبرو مسلمانوں کا معاملہ پیش کرنیکے لیئے بہت سا کام کرنا پڑا۔ اور وہ بھی تحریک کے آخری درجوں میں اس کام کو آل انڈیا مسلم لیگ نے انگلستان و ہندوستان میں ہز ہائینس سر آغا خاں اور رائٹ آنریبل سیّد امیر علی وغیرہ کی رہنمایانہ قوت کے ماتحت نہایت قابل تعریف طریقہ سے چلایا۔ یہ لوگ اپنے کام کے لیئے تمام تر اعزاز کے مستحق ہیں۔ لیکن اگر مسلمان خود اپنا کوئی آرگن (اخبار) رکھتے ہوتے۔ جس کی اس ملک میں اشاعت ہوتی۔ تو وہ ان کی خواہشوں اور انکی مذہبی، سیاسی، اور مجلسی اصول کی توضیح و تائید کے لیئے وقف ہوتا۔ اور ان کے قابل ترین فرزند اس کی امداد کرتے۔ ایسی حالت میں ان کے معاملہ اور ان کے درجہ کے ساتھ زیادہ اچھی طرح اور زیادہ وسعت کے ساتھ واقفیت ہو جاتی۔ اور آخر مراحل میں شرکائے جنگ کو کم محنت اور کم فکر برداشت اور محسوس کرنی پڑتی اس لیئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا ایسا پرچہ اب جاری ہونا چاہیئے؟ کیا اسی قسم کے مقصد کے لیئے اب کسی ایسے پرچہ کی ضرورت ہے جو انگریزی میں چھپتا اور انگلستان میں شائع ہوتا ہو؟ میری رائے تو یہی ہے۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ اگر اسلام انگلستان میں مرتب و باقاعدہ صورت اختیار کرے اور قابل اطمینان طریقہ سے ایک سوسائٹی کی شکل میں منعقد ہو جائے تو ایسا پرچہ علمی اہمیت رکھیگا حضرات اس بارہ میں آپکا کیا خیال ہے۔ برادران آپ کی کیا رائے ہے۔ (یحییٰ النصر پارکنن۔

(ڈلینڈ اسٹریٹ بالفاسٹ)

حضرت امیر المومنینؓ کے ملفوظات

فرمایا جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہےکہ دنیا میں خصوصًا عرب میں نبی کریم صلّعم کی طفیل کس قدر سلامتیاں پھیلیں۔ تو بے اختیار اُن کے لیئے سلامتی کی دعا کرنیکو ابال اٹھتا ہے۔ اور منہ سے نکلتا ہے السّلام علیك ایھا النبیّ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آٹھ دفعہ شراب پی جاتی تھی۔ اس کی بجائے آٹھ نمازیں ہو گئیں۔ پتھر معبود تھے۔ ان کی بجائے حیّ وقیوّم قادر توانا۔ علیم وحکیم خدا سے رشتہٴ عبودیت جوڑ دیا گیا۔ ان بتوں کی نسبت عجیب عجیب حکایات ہیں منجملہ ان کے یہ کہ:۔

ایک دفعہ بت پرست سفر پر تھے۔ پتھر کے بت تو اُٹھا نہ سکتے تھے۔ آٹے کے بت بنا لیئے تا اُٹھانےمیں سہولیّت ہو۔ مگر اتفاقًا ایسا ہوا کہ کھانے کے لیئے آٹا نہ رہا سخت بھوک لگی۔ تو یہ تجویز کی کہ فی الحال ان بتوں کو توڑ کر کھا لیتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ گویا یہ تو ان کے خدا تھے۔ شراب نوشی کا یہ عالم تھا کہ گھر گھر میں شراب کھنیچی جاتی۔ اور یہ ایسی ام الخبائث ہے کہ آدمی متوالا ہو کر ماں اور بہن اور لڑکی کو نہیں پہچانتا۔

پھر شرک جو تفرقہ قومی اور بُزدلی کی جڑ ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل یہ سب برائیاں دور ہو گئیں اور ان کی بجائے کئی خوبیاں اس قوم میں آگئی جزا و سزا کے مسئلے پر ایمان لائے۔ ماں باپ کی تعظیم سکھائی۔ لین دین کے معاملات میں راستبازی پیدا کی پر دیسیوں کے حقوق بتائے۔ غلاموں پر رحم کرنا سکھایا۔ عورتوں کے حقوق قایم کیئے کہ ولھنّ مثل الّذی علیھن بالمعروف کی تعلیم دی۔

ان تمام مہربانیوں کا تصور کرکے مومن یہ دعا کرتا ہے کہ الٰہی تو میرے پیارے نبی کی عزت و درجہ کو ترقی دے۔ اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائیو۔ اپنی برکات نازل کیجیو۔ برکہ کہتے ہیں حوض کو جس میں اردگرد کا پانی جمع ہو جائے گویا دعا کی کہ تمام سعید روحیں اس دین اسلام میں شامل ہوں۔ رسول اکرم کے جھنڈے کے نیچے آجائیں۔ پھر ہم بھی دین کے لیئے سلامت رہیں۔ اس کے نواب وخلفاء پر خاص سلامتی ہو۔ فرمایا التحیّات للہ والصّلوات والطیّبات کو خلاصہ اشھد ان لا الٰہ الّا اللہ میں دُہرایا۔ اور خود نبی کریم کی سلامتی اور اس کی رسالت کی گواہی دی۔

فرمایا جو لوگ توجّہ سے قرآن پڑھتے ہیں ان کو بعض اوقات ایک بادل نظر آتا ہے۔ شریعت کی زبان میں اسے سکینہ کہتے ہیں۔ ملایکہ کے نزول کا نشان ایک بادل ہے پھر اس سے بڑھکر بارش۔ ھل ینظرون الّا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملٰئکۃ۔ اور ینزل علیکم من السّماء ماء لیطھرکم یہ بتا رہا ہے کہ وہی ابر باران مسلمانوں کی فتح اور کفار کے عذاب کا موجب ہوا میدان جنگ میں سپاہیوں کو اونگھ آنا۔ کامیابی کی علامت ہے۔ اور بارش کیساتھ ملایکہ کا نزول ہوا۔ جس سے اُن کے قدم بظاہر ریت میں جم گئے۔ باطن میں استقلال حاصل ہو گیا۔

(۲) فرمایا ذالکم فذوقوہ کے ساتھ وانّ للکٰفرین عذاب النار۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ جنگ کا عذاب تو سب کو سہنا پڑیگا۔ مگر چونکہ کچھ مسلمان بھی ہو جائیں گے۔ اس لئے فرمایا جو کفر کرنے والے ہیں ان کو عذاب نار بھی ملیگا۔

ایک رخصت ہو کر باہر جانیوالے نوجوان کو فرمایا کامیابی کا گُر یہ ہے کہ اللہ پر ہر حال میں بھروسہ رکھو۔

(۲) جن کو اللہ نے تمہر حاکم کیا ہے۔ اس کی خلوص کے ساتھ پوری پوری فرمانبرداری کرو۔

(۳) اپنا کام دیانت۔ امانت۔ ہوشیاری سے کرو

قریبًا یورپ کے ہر ملک میں مساجد بن تیار ہو گئی ہیں - جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان ممالک میں نہ صرف ایک دو آدمی بلکہ جماعتوں کی جماعتیں رہتی ہیں - اور وہ اپنے مذہبی معاملات میں دلچسپی رکھنے والی ہیں - کیونکہ اگر وہ اس قدر ناواقف ہوتیں تو ہزاروں اور لاکھوں کے خرچ سے مساجد کیوں تیار کی جاتیں خود انگلینڈ میں لیورپول میں ایک عظیم الشان مسجد ہے اور قرآن شریف تو اسقدر کثرت سے مسلمانوں کو یاد ہے کہ جو لوگ مغز اسلام سے ناواقف ہیں وہ بھی قرآن شریف کی کچھ نہ کچھ عبارت یاد رکھتے ہیں - تو ایسی صورت میں جبکہ مسلمان ہر ایک علاقہ میں اور ملک کے ہر گوشہ میں موجود ہیں - پھر قرآن شریف کی آیات کے متعلق تحقیقات کرنے میں کیا مشکلات پیش آسکتی ہیں -

۲ - یہ مشکل ہوتی ہے کہ وہ مذہب تو مشہور ہو اور اس کے پیرو بھی بہت کثرت سے ہوں مگر وہ کتاب جس کی طرف وہ اپنے آپ کو منسوب کرتے ہوں قریبًا معدوم ہو - اور اس کا ملنا بہت دشوار ہو اور وقت طلب ہو - اور بہت کچھ عرق ریزی کرنیکے بعد اس کا پتہ مل سکتا ہو - تو اس صورت میں سُنی سنائی بات پر بھی انسان کچھ لکھ سکتا ہے - اور اس کو حوالہ کے طور پر استعمال کر سکتا ہے گو کہ یہ حوالہ اسوقت تک قابل اعتبار نہ ہوگا - جب تک کہ اس کی نسبت کوشش کر کے اس کی سچائی دریافت نہ کر لی جائے جیسے کہ وید ہیں - کہ خود بڑے بڑے عالم ہندوؤں تک نے اُن کو پڑھنا تو الگ دیکھا تک بھی نہیں - یہانتک کہ کہا جاتا ہے کہ خود پنڈت دیانند صاحب نے سنسکرت میں چاروں وید نہیں پڑھے تھے - واللہ اعلم بالصواب پس اگر کوئی وید کا حوالہ دینا چاہے اور وہ بھی سنسکرت میں اور اس کے راستہ میں بہت سی مشکلات ہوں تو مجبورًا اسے دوسرے لوگوں کی تحقیقات پر ہی اکتفا کرنا پڑے گا - مگر قرآن شریف کی نسبت تو یہ بھی نہیں کہا جا سکتا - کیونکہ اس کے لاکھوں کروڑوں نسخے میں موجود ہیں +

اور خود یورپ میں کئی دفعہ چھپ چکا ہے -

۳ - یہ ہوسکتا ہے کہ ایک کتاب ہے بھی عام اور اس کے پیرو بھی کثرت سے ہیں - مگر اس کے نسخوں میں بڑا اختلاف ہے - اور ایک نسخہ دوسرے نسخے سے نہیں ملتا - تو اس صورت میں یہ عذر کیا جاسکتا ہے کہ ہم نے ایک اور نسخہ سے حوالہ دیا ہے - مگر قرآن شریف کے متعلق یہ عذر بھی قابل سماعت نہیں کیونکہ اسکے لاکھوں کروڑوں نسخوں میں ایک نقطہ کا بھی فرق نہیں پایا جاسکتا - اور کسی کی طاقت نہیں کہ اس کے بیشمار نسخوں میں اختلاف دکھا سکے -

۴ - یہ ہوسکتا ہے کہ ایک کتاب ایسی زبان میں ہے کہ اس کے بولنے والے اور سمجھنے والے اب مل نہیں سکتے اور اگر ملتے بھی ہیں تو وہ بھی مثل عنقا مثلاً ائس لینڈ کی پرانی زبانیں یا فنلینڈ کا پرانا لٹریچر یا قبطیوں کی بہت پرانی زبان کی تحریرات ان کے حوالجات میں اگر کوئی غلطی ہو تو قابل معافی ہو مگر قرآن شریف جس زبان میں ہے اس کے بولنے والے اسوقت کروڑوں کی تعداد میں مل سکتے ہیں - اور ہر ایک ملک میں مل سکتے ہیں - اور جو بتا سکتے ہیں کہ یہ قرآن شریف کی عبارت ہے اور یہ کسی اور کتاب کی سو اس موقعہ پر یہ عذر بھی نہیں ہو سکتا کہ راقم مضمون کے لئے اس زبان کی تحقیقات میں بھی بڑی بڑی مشکلات نہیں -

۵ - یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی کتاب ایسے زمانہ میں لکھی جائے کہ اس وقت امن نہ ہو یا خط و کتابت کے ذرایع میں دقتیں ہوں یا سفر میں مشکلات ہوں یا ان قوموں کے آپس میں تعلقات نہ ہوں - مگر یہ سب باتیں آجکل نہیں ہیں امن ایسا ہے کہ کبھی نہ ہوا تھا - خط و کتابت کے ذرایع ایسے ہیں - کہ ایک آنہ کے لفافہ میں ہزاروں کوس سے مشورہ طلب ہو سکتا ہے - سفر میں وہ سہولتیں ہیں - کہ مہینوں کا راستہ گھنٹوں میں طے ہوتا ہے - خود مسیحی گورنمنٹوں کے ماتحت مسلمان بستے ہیں - جس سے تعلقات کا پتہ خوب لگ سکتا ہے !

پس کوئی صورت بھی ایسی نہیں کہ جس میں اس عالم مورخ کو معذور قرار دیا جاسکے - مسلمان اس جگہ موجود ہیں - قرآن شریف کی لاکھوں کاپیاں موجود ہیں - اور خود یورپ میں چھپ چکی ہیں - پھر اس کے نسخوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے - پھر یہ کسی ایسی زبان میں نہیں ہے جو اس زمانہ میں بولی نہ جاتی ہو - اور جسکے جاننے والے مشکل سے دستیاب ہوتے ہوں - پھر یہ تاریخ ایسے زمانہ میں نہیں لکھی گئی کہ جو تحقیقات میں مشکلات پیدا کرتا ہو - نہ یہ جہالت کے زمانہ میں لکھی گئی ہے - پس سوائے اس کے اور کچھ وجہ نہیں معلوم ہوتی - کہ مذہبی تعصّب کے جوش میں قرآن شریف کا سقم بتا سکنے کے لئے جو عبارت سامنے آئی - اسی کو اس کی طرف منسوب کر دیا -

دوسری بات جو اس حوالہ سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے - کہ راقم مضمون عربی زبان سے محض ناواقف ہیں - کیونکہ جو عبارت آپ نے نقل کی ہے - اس کا مطلب بھی کچھ نہیں بنتا - جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں اِن الحیا میں اسم انّ تو ہے اور اس کی خبر[۵] ہے ہی نہیں - جس سے کچھ معانی معلوم ہو سکیں اور کہیں کی اینٹ کہیں کے روڑے سے یہ عجیب عمارت بنا کر آپ نے کھڑی کر دی ہے اور اگر اس عبارت میں ایک ایسے شاعر کا مصرعہ نہ ہوتا - جو کہ رسول اللہ کے خدّام میں سے آپ کی کئی سو سال بعد ہوا ہے - اور عربی کی ناواقفیت کی وجّہ سے کہیں کی عبارت کہیں نہ ملائی ہوئی ہوتی - تو کوئی تعجب نہیں کہ کچھ مدت کے بعد مسیحی پادری اور آریہ مہاشے شور مچا دیتے کہ دیکھو قرآن شریف میں تحریف ہو چکی ہے جیسے کہ ایک پرانے نسخہ سے ثابت ہوتا ہے - مگر لا یفلح الساحر حیث اتیٰ

---

[۵] چونکہ دوسری سطر پڑھی نہیں جاتی اسلئے پہلی سطر سے ہی اندازہ کیا جاتا ہے جو اصل کتاب میں انّ کی خبر ہے وہ اس جگہ درج نہیں ہے -

جو پلیہ میں نے لکھا ہے اس سے عقلمند لوگوں پر یہ کھل ہی گیا ہوگا۔ کہ اسلام کے متعلق جو کچھ اس تاریخ پر لکھا گیا ہے وہ کہانتک قابل اعتبار ہے۔ مگر باوجود اس کے عالم مورخ اپنے اس مضمون میں لکھتا ہے کہ قرآن شریف کی عبارت (نعوذ باللہ) بالکل بے جوڑ ہے۔ اور اس کا کوئی مطلب نہیں نکل سکتا اور لکھتا ہے۔ "تفاخرانہ" الفاظ اور لبھانے والی باتیں اور وہ کثرت سے آنیوالے بیوقوفانہ فقرات جنکا حقیقتاً کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ قرآن شریف میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اور نظم خیال کئے جاتے ہیں"۔ آگے چلکر لکھتا ہے۔ "لیکن اگر ہم اپنی رائے دیں (قرآن شریف کے متعلق) تو ہم کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ عربی کی مشہور پرانی کتب میں سے ہمیں کوئی ایسی کتاب معلوم نہیں جو کہ مذاق سلیم اور حقیقت سے ایسی خالی ہو اور ایسی حد سے زیادہ بات کو لمبا کرنیوالی اور تھکا دینے والی ہو۔ جیسے کہ قرآن (ترجمہ انگریزی) (نعوذ باللہ من ذٰلک) جس سے راقم مضمون کی علمیت اور بے تعصبی پر اچھی روشنی پڑتی ہے۔ بیشک ہم مانتے ہیں کہ وہ قرآن جس میں سے آپ نے مذکورہ بالا عبارت نقل کی ہے ایسا ہی ہوگا۔ لیکن ہم جس قرآن شریف پر ایمان لاتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر خدائے وحدہٗ لاشریک کی طرف سے اترا ہے کہ جس کے مقابلہ میں کسی کی طاقت نہیں ہوئی۔ کہ آج تک ایک آیت ہی پیش کر سکے۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ ان تحقیقات اور اس عربی دانی پر آپ کو اتنے بڑے دعویٰ کی جرأت کس طرح ہوئی۔

میرے خیال میں کل مسلمانوں کو اخبار ٹائمز کو مجبور کرنا چاہیئے کہ وہ اس عظیم الشان غلطی کا ازالہ کرے۔ کیونکہ علاوہ اس کے کہ یہ تحریر جن مسلمانوں کا دل دکھانیوالی بات ہے۔ خلاف واقعہ بھی ہے"۔

علماء اسلام کی توجہ کے قابل

علماء اسلام کو اپنے اندرونی جھگڑوں اور ذاتی مناقشوں سے ہی فرصت نہیں۔ جو وہ ان امور کی طرف توجہ کرسکیں جو مختلف صورتوں میں اسلام کے لئے مضر اور اہل اسلام کو نقصان پہونچانیوالے ہیں۔ حال میں ایک مقدمہ کا فیصلہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ ایک مسلمان عورت نے عیسائی مذہب قبول کر لیا۔ تو شوہر کے حقوق زایل ہو گئے۔ یہ مقدمہ شروع میں علیگڈھ کے منصف کے اجلاس میں حقوق زن وشوہر کے متعلق پیش ہوا تھا۔ عدالت نے مدعی کا دعویٰ خارج کر دیا۔ اور آخر ہائی کورٹ تک یہ فیصلہ بحال رہا۔

اس قسم کے مقدمات آئے دن کہیں نہ کہیں ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے مسلمانوں کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ میں دینی فتویٰ دینے کا حق نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ کام علماء اسلام کا ہے۔ انہیں اسکے نتایج پر غور کرنا چاہئے۔ جبکہ عیسائی عورتوں کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ تو پھر اگر ایک عورت شرارتاً عیسائی مذہب اختیار کرتی ہے۔ تو وہ رشتہ زوجیت سے کیونکر نکلسکتی ہے؟ یہ سوال ہے کہ جس پر غور کرنا اور صحیح اجتہاد کرنا علماء اسلام کا کام ہے۔ وہ اس کے متعلق اپنی آواز اٹھائیں۔ مسٹر امیر علی بالقابہ نے قانون اسلام میں ایک جملہ یہ بھی تحریر فرمایا۔ کہ اگر کوئی عورت کوئی مذہب اپنی دینی بہتری کے لئے عیسائیت وغیرہ قبول کرے تو شادی کا حق زایل نہیں ہوتا۔

اس قسم کی تحریرات کے باوجود بھی ہائی کورٹ نے اس فیصلہ کو پنجاب چیف کورٹ کے ایک فیصلہ کی نظیر پر خارج کر دیا ہے۔ اگر علمائے اسلام توجہ نہیں کریں گے۔ اور اس کے متعلق وہ صحیح فتویٰ پیش نکریں گے تو یہ نظیر آئندہ سخت نقصان رساں ہے۔ خدا کے لئے اے علمائے اسلام اپنی ذاتی کاوشوں کو چھوڑ دو اور ان باتوں کی فکر کرو۔ جو مسلمانوں کو نقصان پہونچانیکے لئے مختلف طریقوں سے اختیار کی جا رہی ہیں۔ اس مضمون پر کھول کر لکھنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ کام ہے علمائے اسلام کا۔ بہتر صورت سردست یہ ہو سکتی ہے کہ ایک استفتا طیار کیا جاوے اور اس پر اسلام کے مختلف فرقوں کے علماء اور مجتہدین کے دستخط ہوں۔ اور اسے ایک میموریل کے ذریعہ گورنمنٹ میں پیش کیا جاوے۔ مسلمان اخبارات کا فرض ہے کہ وہ اس سوال کو اپنے اخبارات میں چھیڑیں۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ۔ کی طبیعت پھر کسیقدر ناساز رہی۔ مگر باں آپ اپنے کام خدمت دین و تلقین مسلمین میں مصروف رہے۔ درس برابر جاری رہا۔ اور نمازوں میں امامت اور دیگر کام۔ مریضوں کا علاج۔ مہمانوں سے ملاقات۔ وغیرہ جمیع مشاغل اسی طرح پر ادا کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ آپ کا ناصر ہو (آمین)

۲۔ صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب سلمہ الاحد کے بچہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود مغفور کے قدموں میں جگہ پائی۔ حضرت مسیح موعود کے اہلبیت نے صبر۔ اور رضا بالقضا کا پورا نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرما دے۔

۳۔ دو یورپین نومسلم عبدالسلام رابرٹسن۔ اور عبداللہ سمتھ ۱۹۔ اگست سے آئے ہوئے ہیں۔ آج مسجد اقصیٰ میں حاجی عبدالسلام رابرٹسن کا لیکچر انگریزی میں ہوا۔ خواجہ صاحب نے ترجمہ سنایا۔

۴۔ نواب صاحب قبلہ ۱۹۔ اگست کو مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو (آمین)

انتیسواں ۲۹ پارہ

ترجمۃ القرآن کے سلسلہ میں ۲۹ واں پارہ الحمد للہ شائع ہو گیا۔ چونکہ اس کے طبع کا انتظام لاہور میں کرنا پڑا۔ اس لئے چھپوائی میں نقص رہ گئے۔ تاہم خدا کا شکر ہے کہ وہ طیار ہو کر شائع ہو گیا۔ خریداروں کی خدمت میں جا رہا ہے۔

تیسواں ۳۰ پارہ بھی چھپنا شروع ہو گیا ہے اور نصف کے قریب پریس میں جا چکا ہے۔ ایڈیٹر

اُس تحریک کو سُست نہ ہونے دو

پچھلے دنوں جو تحریک کسی گریجویٹ کو ولایت بھیجے جانے کے متعلق کی گئی تھی۔ اس لئے اس ہفتہ صرف ایک بھائی کا خط آیا ہے کہ وہ اس کے اخراجات سفر کی مد میں پانچ روپیہ اور اخراجات ماہواری کے سلسلہ میں ایک روپیہ دیں گے۔ یہ مخلص بھائی کوئی بڑے دولتمند اور صاحب جاہ ضرور ہیں۔ یعنی حکیم صالح محمد صاحب ساکن سانگلہ۔ اس تحریک میں اس وقت تک بہت سا چندہ لکھا جانا چاہیئے تھا۔ مگر نہیں معلوم کیوں سُستی سے کام لیا جاتا ہے؟ یہ تحریک انشاء اللہ العزیز ایک بابرکت اور مُفید تحریک ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس میں ضرور کامیابی ہوگی۔

مختلف مقامات کی انجمنیں جن کی تعداد ایک سَو سے اوپر ہے۔ اور اگر دو روپیہ ماہوار اور پانچ روپیہ یک مشت اس چندہ میں دیں تو بھی یہ مطلوبہ رقم پوری ہو سکتی ہے۔ بہرحال مجھے اس کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس تجویز کی اہمیت پر میں نے جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا ہے۔ اب سرپرستان الحکم کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ بابرکت کرنا اللہ تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے۔

اگر اس تحریک کو بامراد بنانے میں سُستی ہوئی۔ تو سمجھ لیا جاویگا کہ **ولایتی وفد** کا سوال ابھی بہت عرصہ کے بعد جاکر شاید حل ہو سکے۔ سلسلہ حقہ کی اشاعت کے لئے یہ بہترین موقعہ ہے کہ ایک گریجویٹ سر دست ولایت میں بھیجا جاوے۔ جو کسی شعبہ میں تعلیم پائے اور ساتھ ہی سلسلہ کی ایجنسی کا کام دے۔ لوگوں کو ملنے جُلنے سے سلسلہ کے متعلق صحیح علم پھیلایا جا سکتا ہے اور وہاں کام کرنے کے طریقوں سے واقفیت پیدا ہو سکتی ہے۔

غرض بہت سے فوائد مدنظر ہیں۔ پس احباب توجّہ کریں۔ اور اس ضرورت کو پورا کریں۔ وہ پھر یاد رکھیں کہ سفر خرچ کے لئے سات سو روپیہ کے قریب اور ماہواری اخراجات کے لئے دو سو روپیہ کے قریب ر(وپیہ) پس ماہوار اور یک مُشت چندے ہونے چاہئیں۔

حادثات مُنہ پھیلائے ہوئے ہیں

آخری زمانہ کے آثار اور علامات میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب پورا ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود مغفور رحمہ اللہ تعالےٰ نے آئیندہ کے حادثات اور واقعات کا جو علم منکشف کیا تھا۔ ان واقعات کا ظہور بھی۔ دنیا کے مختلف حصوں میں ہو رہا ہے **خطرناک سیلاب** کی پیشگوئی مختلف مقامات پر پوری ہو چکی ہے۔ اور معلوم نہیں ابھی اسکا دامن کسقدر وسیع ہے۔ جاپان جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں حیرتناک ترقی کرکے دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا تھا۔ ایک خطرناک طوفان کا نشانہ ہوا ہے۔ یہ طوفان سیلاب کے رنگ میں آیا ہے اور اُس نے ٹوکیو کو برباد کر دیا ہے۔ ۱۱-۱۲- آدمی مر چکے ہیں یا مفقود الخبر ہیں۔ اور ہزاروں بے خانمان پھر رہے ہیں بھوک کی آفت اور مصیبت مزید برآں ہے۔ کروڑوں روپیہ کا نقصان ہو چکا ہے +

تفصیلی حالات آئیندہ لکھے جائیں گے۔ انشاء اللہ

اس قسم کے واقعات کیا بتاتے ہیں؟ یہی کہ دنیا کا دَور آخر ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی فوق الفوق ہستی اپنی قہری تجلیوں سے مادہ پرست قوموں کو اپنا چہرہ دکھانا چاہتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں دہریّت اور مادہ پرستی کا راج ہو رہا ہے اسباب کے گرویدہ لوگوں نے خدا تعالیٰ کا اقرار کرنا ایک لغو حرکت سمجھ رکھا ہے۔ مگر وقت آرہا ہے کہ مشرقی اور مغربی قوموں کو نیازمندی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا پڑیگا۔ کیونکہ واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ انکے اپنے مجوّزہ اسباب انہیں ان حادثات سے نہیں بچا سکتے۔ جو اپنا مُنہ پھیلائے ہوئے قہری تجلی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ آمین۔

یہ نشانات آیات ہیں جو خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندے کی سچائی کے گواہ ہیں۔ مبارک وہ جو انسے

لنڈن ٹائمز کی خطرناک غلطی کا اظہار

ولایت کے مشہور و معروف اخبار لنڈن ٹائمز کے کارخانہ سے پچیس جلدوں کی ایک تاریخ شایع کی ہے اسے شایع ہوئے تین سال ہو چکے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں نے اُسے پڑھا ہوگا۔ جن میں مسلمانوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں۔ مگر نہایت ہی افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید کے متعلق جو غلط فہمی اس کتاب کے ذریعہ پھیلائی گئی ہے۔ اس کے دور کرنے کی طرف کسی کو توجہ نہیں ہوئی اور کسی غیور مسلمان کو حوصلہ ہوا کہ وہ اسکی بیہودگی سے پبلک کو آگاہ کرتا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی مذہبی حس اور حرارت کیسی سرد ہو رہی ہے۔ یا وہ کم از کم اپنے مذہب سے کسقدر ناواقف ہیں میں جانتا ہوں کہ پڑھنے والوں نے (محض اس وجہ سے کہ **لنڈن ٹائمز** کا دفتر ایسی زبردست کتاب شایع کرتا ہے۔ خیال بھی نہیں کیا ہوگا۔ کہ اس نے فی الواقعہ کوئی غلطی بھی کی ہے۔ بہرحال حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد نے اس کتاب کو پڑھا تو آپ نے اس کی پردہ دری کے لئے قلم اٹھایا اور اپنے رسالہ میں **تعصب کے پردہ کے عنوان** سے ایک مضمون شایع کیا ہے یہ مضمون جس قابلیت سے لکھا گیا ہے۔ وہ حضرت صاحبزادہ ہی کا حق ہے۔

اس مضمون کی عام اشاعت کی ضرورت ہے اور مسلمان اخبار نویسوں کا فرض ہے کہ وہ اس کو اپنے اخبارات میں شایع کریں اور انگریزی اخبارات اسے ترجمہ کرکے چھاپ دیں۔ اس قسم کے مضامین کی عام اشاعت کی ضرورت ہے میرا خیال ہے کہ کوئی مسلمان اخبار ایسا نہ رہیگا۔ جو اسے اپنے جریدہ میں شایع نہ کریگا اور اگر انہوں نے **خاموشی** اختیار کی تو نہایت افسوس کے ساتھ مذہبی **بیغیرتی** کا داغ اُن کے ماتھے پر لگیگا۔ ایڈیٹر۔ (صفحہ ۸ شروع سے مطالعہ فرمائیے)

پچھلا کالم

افراط تفریط کے نتائج ہمیشہ برے ہوتے ہیں۔ ہر ایک بات موقعہ پر ہی اچھی لگتی ہے۔ نمک مرچ تک جن کے بغیر ہم باشندگان ہند کھانا ہی نہیں کھا سکتے اگر حد سے بڑھیں تو طعام کا لطف ہی جاتا رہتا ہے۔ ہڈی جو انسان کا اپنا حصہ ہے اگر زیادہ ہو جائے تو ڈاکٹر کو کچھ روپیہ دیکر نکلوا دیجاتی ہے۔ بات اگر بڑھ جائے تو اس کے نتیجے سب جانتے ہی ہیں۔ زبان و قلم سے انسان دنیا میں عزت بھی دیکھتا ہے۔ مگر یہی اس کے سو لی پر چڑھانے کے باعث بھی ہو جاتے ہیں۔ یورپین مورخین نے حاطب اللیل کی طرح مختلف نشانات سے جو تاریخی واقعات اخذ کرنے شروع کئے تو اس میں ایسی ایسی ٹھوکریں بھی کھائی ہیں جو کسی طرح نظرانداز نہیں کی جاسکتیں۔ پچھلے دنوں میں جو ایک خطرناک غلطی کی گئی ہے۔ وہ صرف جہالت کی وجہ سے نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کے پردہ میں تعصب بھی مہلک وار کرتا ہوا۔ دکھائی دیتا ہے۔

لنڈن کا اخبار ٹائمز ایسا مشہور ہے کہ اکثر اخبار خواں اس کے نام سے واقف ہوں گے۔ اس نے ۱۹۰۷ء میں ایک تاریخ پچیس جلدوں میں چھاپ کر شائع کی ہے۔ جسے اس وقت کے مشہور یورپین مؤرخین نے لکھا ہے۔ اور کل پچھلی مستند کتب سے اس کے لئے ذخیرہ مہیا کیا گیا۔ اور بڑے بڑے علماء کے تحت اس کی اشاعت ہوئی۔ اور چونکہ کل دنیا کی تاریخ ہے۔ اس لئے سو ڈیڑھ سو صفحہ اسلام کے حالات کے لئے بھی وقف کیا گیا ہے۔ مگر میں نے جہانتک اسے دیکھا ہے کوئی موقعہ خالی نہیں جانے دیا گیا۔ کہ جہاں نیش زنی نہ کی گئی ہو۔ سیدھی باتوں کو توڑ مروڑ کر کے دکھایا گیا ہو۔ مگر یہ سب الزام تو اتنا کہنے سے حل ہو سکتا ہے۔ کہ ہم نے اپنی تحقیقات میں یہی واقعات صحیح پائے ہیں مگر چند باتیں ایسی ہیں کہ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ان کے متعلق کوئی معقول جواب پیش کیا جاسکے۔

قرآن شریف کوئی ایسی کتاب نہیں کہ جو ویدوں کیطرح تاریکی میں پڑی ہوئی ہو۔ جس کے جاننے والے دنیا کے ہر ملک میں نہ مل سکتے ہو۔ اور جس کا پڑھنا اور پڑھوانا مشکلات سے ہو۔ نہ یہ بائیبل کیطرح مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر اپنی اصل سے دور جا پڑی ہے۔ کہ جس کے لئے یونان اور روم کے قدیم کتب خانوں کی تلاش کرنی پڑے نہ زردشتیوں اور بدھوں کی کتب کی طرح سکندر رومی اور تنکراچارج کی دست برد میں آچکی ہے۔ ہزاروں نہیں لاکھوں حافظ ہر زمانہ اور ہر ملک میں موجود رہتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے اس ظلمت کے زمانہ میں بھی موجود ہیں۔ لاکھوں نہیں کروڑوں کاپیاں اسکی شائع ہو چکی ہیں۔ اور دنیا کے ہر حصہ میں موجود ہیں۔ ایشیا اور افریقہ ہی نہیں خود سینٹ پیٹرزبرگ اور پیرس کے چھپے ہوئے قرآن مجید مل سکتے ہیں۔ اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک دیکھ جاؤ اور ہر زمانہ کے نسخوں کا آپس میں مقابلہ کرو تو ان میں ایک لفظ کا فرق نہیں پایا جائیگا۔ پھر ایسی مشہور اور معروف اور سہولت سے دستیاب ہونیوالی کتاب کا حوالہ اگر کوئی غلط دے تو سوائے اس کے کہ اس کے ایسے فعل کو تعصب کیطرف منسوب کیا جائے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس کتاب کے آٹھویں والیوم میں صفحہ ۳۲۶ پر اسلام کے متعلق مضمون لکھنے والا (اسکا نام نہیں معلوم ہو سکا) ایک عربی عبارت نقل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قرآن شریف کے ایک پرانے نسخہ سے نقل کی گئی ہے۔ اور عبارت یہ ہے:-

وَلَنْ یفُوْتَ الغِنیٰ منہ یداً ترِبَتْ انّ الحیَا
وجُزٌ منتقلاً لوخفّ د طفّ موکلاً بمنقُوْ ل۔

اس کی دوسری لائن تو اچھی طرح پڑھی ہی نہیں جاتی مگر پہلی سطر قصیدہ بردہ کے ایک شعر کا ایک حصہ ہے جو کہ علامہ بوصیری نے رسول اللہ صلعم کی تعریف میں آپ کی وفات کے کئی سو سال بعد کہا ہے اور وہ پورا شعر ص۱ یہ ہے:-

وَلَنْ یَفُوْتَ الغِنیٰ منہ یداً ترِبَتْ
ان الحیا تنبت الازھار فی الاکمِ

جو اس شعر کا نشان شدہ حصہ ہے۔ جو یہ عالم مؤرخ بیچ کچھ اور زیادتی کے قرآن شریف کے نمونہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اور لطیفہ یہ ہے۔ کہ عبارت جو نقل کی گئی ہے وہ بھی پوری نہیں۔ ایک حصہ تو علامہ بوصیری کے شعر کا لے لیا ہے اور ایک حصہ کسی اور کتاب کا اور دو ٹکڑے اس خوبی سے ملائے ہیں کہ ان کے معنے بھی کچھ نہیں بن سکتے۔ کیونکہ پہلی سطر میں جو انّ الحیا۔ آیا ہے۔ اسکے معنے ہیں ”تحقیق بارش“ اور آگے اس کی خبر نہیں آئی۔ کہ بارش کو کیا ہو گیا۔ یا وہ کیا کرتی ہے کہ جس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ راقم مضمون اول درجہ کے متعصب ہیں کہ ان کو اتنا خیال نہیں آیا کہ ایک عظیم الشان مذہب کے متعلق کچھ لکھنے لگا ہوں۔ کچھ تحقیقات ہی کر لوں اور قرآن شریف کے کسی نسخہ سے یہ عبارت ملا تو لوں کہ واقعی یہ اس میں ہے بھی کہ نہیں۔ کیونکہ کسی مذہب کے متعلق صحیح حوالہ جات دینے میں بھی چند دقتیں ہو سکتی ہیں۔ کہ

ایک۔ تو وہ مذہب ایسا گمنام اور غیر معروف ہو کہ اس کے پیرووں کا ملنا یا ان کی کتابوں کی صحیح کیفیت کا دریافت کرنا ایک مشکل بلکہ ناممکن امر ہو جائے۔ مگر اسلام اس مد میں نہیں آسکتا۔ کیونکہ یہ ایک ایسا مذہب ہے جو شروع سے لیکر آجتک کے اپنے مخالفوں کی نظروں میں کھٹکتا رہا ہے اور اگر کسی مذہب سے اسبات کا خوف کیا گیا ہے کہ اس کی تعلیم پھیلی تو یہ اپنی سادگی اور سچائی کی وجہ سے کل مذاہب عالم کو نیست کر دے گا۔ تو وہ یہی ایک مذہب ہے۔ کہ جسکی وجہ سے تمام مذاہب کا وار ہمیشہ اسپر چلتا رہا ہے مگر قریب تیرہ سو برس سے آجکل یہ کل فرقہائے باطلہ کا ہدف بنا رہا ہے۔ مگر باوجود اس کے کوئی ملک نہیں کہ جس میں مسلمان نہ پائے جاتے ہوں۔ اور خصوصًا ان دنو

ص۱ معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے ایڈیٹر کو کہیں سے یہ قصیدہ ہاتھ آگیا ہے اور آپ بو

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

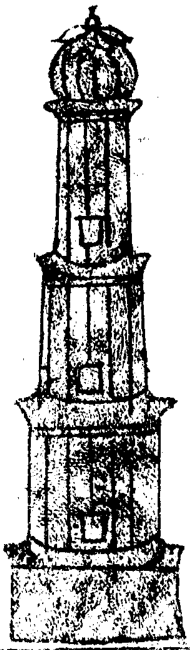
بیشک خدا کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جبتک وہ قوم اپنی حالت تبدیل نہ کرے

الحکم

سنہ ۱۹۱۰ء

جلد ۱۴

(قادیان دارالامان)



دوا ہیں شفا ہیں غرض دارالاماں ہیں

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لیجائیگی

عوام سے . . . . صہ
خواص سے . . . . عہ
ہندوستان سے باہر ۶
غیر مذاہب اور
غیر مستطیع احباب
سے صرف . . . . . . ۱۲ ؍ روپے

چہ گویم با تو گرآئی چہا در قادیاں بینی

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر انگریزی مہینے کی ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸ تاریخ کو شایع ہوتا ہے

انوار احمدی پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی (تراب) مالک ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپ کر شایع ہوا۔

کیا آپ بیمار ہیں؟

جب آپ کی طبیعت درست نہ ہو۔ اس سے کچھ بحث نہیں کہ کونسی شکایت ہے؟ آپ ضرور خود سے سوال کیجئے کہ آیا دن بھر میں کبھی ایک مرتبہ دست صاف ہو جاتا ہے اگر یہ بات نہ ہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ہاضمہ کی گولیاں (ڈوڈس ڈزپلس) کھا لیجئے۔ دوسرے روز صبح آپ کو دست صاف ہوگا اور پیشتر کی نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا۔ قبض کی وجہ سے انتوں میں فضلے زیادہ عرصہ تک رہتے ہیں۔ اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں۔ جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے بخوبی سمجھا جاوے گا۔ کہ کیوں قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہے۔ جگر کی شکایت ہیجان صفرا صفراوی بخار یا تپ۔ بدہضمی۔ پیٹھوں کی کمزوری۔ جسم کی نقاہت۔ امراض قلب۔ یعنی دل۔ دوار۔ یعنی چکرانا درد سر نفخ۔ کھٹی ڈکاریں آنا۔ اور مستورات کی بیماریاں اگر کچھ عرصہ تک یہی حالت رہی تو خون کثیف ہو جاتا ہے۔ اور صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہے۔ ڈوڈں کی ہاضمہ کی گولیاں ڈوڈس ڈزپلس) نباتات سے بنائی گئی ہیں اور مذکورہ الصدر مرضوں کو ہٹاتی ہیں۔ کیونکہ وہ فاسد مادہ اور زہریلے انجروں کو انتڑیوں سے نکالتی ہیں جگر کو قوت عطا کرتی ہیں اور مرد عورت اور بچہ کو جلد اور ہمیشہ کے لئے صحت بخشتی ہیں۔ قیمت ۸ر اور بارہ آنہ والی شیشی ۶۰ گولیاں ہیں۔ جو ۸ر والی شیشی سے پچگنی ہے۔ کل دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں۔

ٹی۔ اے۔ پی اور باکس کمپنی بمبئی سے طلب کرو۔



بچوں کی تندرستی

والدین کے لئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے۔ اگرچہ سست یا پژمردہ۔ اور بھوک تھک گئی ہو تو اس کو تھوڑا اسکاٹس ایملشن دینا چاہیئے۔ اس کے دودھ میں چند قطرے ملا دینے سے بچہ میں پھر از ق پڑ جائیگا۔ اور وہ خوش و خورم اور بشاش ہو جاگا جو تندرستی کی یقینی علامت ہے۔ استعمال سے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے۔ ناقہ سے نہیں چھوڑا جاتا فروخت کیلئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کمسٹس لنڈن



ذیل کے ہر ایک نمبر کی اکسیر کی فی شیشی کی قیمت ۴ر ہے ہر ایک گھر میں کم از کم ایک ایک شیشی ضرور آجکل ہر وقت موجود رہنی چاہیئے

	قیمت فی شیشی
(۱) اکسیر نمبر ۱۔ دافعہ مرض ہیضہ	۴ر
(۲) اکسیر نمبر ۴۔ دافعہ مرض پیچش	۴ر
(۳) اکسیر نمبر ۲۔ دافعہ درد پیٹ	۴ر
(۴) اکسیر نمبر ۳۔ برائے جلاب	۴ر
(۵) اکسیر نمبر ۸۔ دافعہ مرض کھانسی	۴ر
(۶) اکسیر نمبر ۱۱۔ آنکھوں کے لئے نہایت ٹھنڈا سرمہ	۴ر
(۷) اکسیر نمبر ۱۹۔ گولیاں دافعہ بخار	۴ر
(۸) اکسیر نمبر ۱۸۔ دافعہ درد داڑھ	۴ر

ہماری مفصلہ بالا اکسیر اور دیگر ایورویدک ادویات اب ہر جگہ مقبول عام ہو رہی ہیں۔ اس کے مطالعہ کے اوشدھالیہ کی فہرست منگوا کر مطالعہ فرمائیں ۔

ملنے کا پتہ:۔ کوی راج کانشی رام وید کوی رتن نگے منڈی لاہور۔

اب تک آپ معزز عہدہ داران و حکماء کے سارٹیفکیٹ ملاحظہ فرما چکے ہیں ہم امرت کی دہارا کے ان گنت شتوں کا ذکر کرتے ہیں

مراسلات

ناخن دوبارہ آیا

بہت لائق نام آپکی ایجاد یا امرت کی دہارا کی خوبیاں میری زبان اس قابل نہیں جو بیان کر سکے مگر جو صاحب جہانتک اسکی تعریف کریں بجا ہے جس مرض میں استعمال کی جاتی ہے فوراً آرام ہو جاتا ہے گویا ہر مرض کا جانی دشمن ہے۔ راقم ان سے بشرط کرکہا جاوے تو بجا ہے مفصلہ ذیل امراض پر استعمال کیا گیا۔

ایک شخص کا ... دن انگوٹھا دست جیب بوجہ آپرس بالکل خراب ہو گیا تھا انگوٹھے کے اندر کا گوشت بھی گل کر انگلی کو بدنما کر دیا تھا چند روز تک گر فائدہ نہ ہوا میں نے امرت کی دہارا لگانے کو دی بفضلہ انگوٹھا دوسرا جم آیا اور ناخن بدستور سابق ہو گیا اور ذرا سا داغ باقی نہ رہا اور مریض آپ کو دعائیں دیتا ہے۔

موت سے بچا دیا!

ایک آدمی بعارضہ بخار بیمار تھا اور کھانسی بھی بہت کرتی تھی ہاتھ اور پاؤں تمام سوج گئے تھے اور دست بھی جاری تھے بڑے بڑے نامی وید اور حکیم لاچار تھے میں نے ایشور کا نام لیکر امرت کی دہارا دینا شروع کر دیا ایک ہفتہ میں ہی مریض اچھا ہو گیا۔

ایک فٹ لمبا زخم!

ایک شخص کو پیر میں ایک سخت زخم جسکو اسطرف چلو کہتے ہیں ہو گیا اور خسرہ قریب ایک فٹ لمبا تھا اور گوشت نکل گیا تھا اور پوست بھی اتر گیا تھا شب و روز مریض پریشان تھا اسکو امرت کی دہارا لگائی گئی ذرا سا لاکھا مالی شامل کرکے بس پھر کیا تھا بفضل ایزدی عشرہ میں بھلا چنگا ہو کر گھر چلا گیا۔ دیکھنے والے عش عش کرتے حیران رہ گئے تمام صاحبان کو اسی شیشی کو اپنے اپنے گھروں میں ضرور ہی رکھنی چاہئے امرت کی دہارا ہر حالت میں سب کا کرشمہ ہے وقت پر جو یہ کام دیتی ہے بیان سے باہر ہے۔

راقم:- ٹھاکر لدھو سہائے ان ... زمیندار خریدار اخبار نمبر ۱۲۱۲ از پنڈرا

تپ دق کے مریض کو آرام ہو گیا

ان میں جناب پنڈت صاحب نام اقبال تسلیمات کے بعد عرض ہے بہ نیاز و طلب سناتا ہوں کہ امرت کی دہارا سے تپ دق کے مریض کو آرام ہو گیا۔

ہر ترکیب استعمال ... کو جو کتاب کے ساتھ ہمیں اس ... امرت کی دہارا کا استعمال ... صبح و شام پندرہ یوم تک پلایا گیا بالکل آرام ہو گیا اب بالکل تندرست ہے اسلئے جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

راقم:- محمد مروان خان ہیڈ ماسٹر ... ہوشنگ آباد

جنہوں نے ایک دنیا کو محو حیرت کر دیا ہے

تین روز میں بھاری زخم دور

میرے لڑکے کی عمر دس سال کی تھی اسکو گھوڑے نے زور سے ایسی لات ماری کہ لڑکے کے نیچے کے دو دانت صاف اکھڑ گئے اور نیچے کے ہونٹ میں زخم شدید لگا دس منٹ کے بعد لڑکا خود اٹھا اور خون صاف کرکے مکان میں جا کر امرت کی دہارا ہونٹ پر خوب لگائی اور تین روز تک برابر لگاتا رہا اور تین روز کے استعمال سے زخم اچھا ہو گیا۔ جو لوگ زخم دیکھ چکے تھے ۳ روز کے بعد دیکھ کر تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے

امرت کی دہارا کیا ہے گویا جادو کا اثر ہے

التماس یہ ہے کہ لڑکے کے دو دانت ٹوٹ کر آ چکے تھے۔ اب گھوڑے کی لات سے دوبارہ ٹوٹ گئے ہیں اور دانت آنے کا اندیشہ ہے براہ کرم دانت دوبارہ اگانے کی دوائی درج اخبار فرمائیں۔

الراقم

سردار جیل سنگھ صاحب ... دار تحلقہ ضلع محبوب نگر:-

۹- امراض پر میرا ذاتی تجربہ!

تسلیم! امرت کی دہارا کی جو شیشی پہلے آپ سے منگوائی تھی وہ تمام خرچ ہو چکی ہے۔ مندرجہ ذیل بیماریوں پر اسکی آزمائش کرنے سے اسکو بہت بہتر ہدف پایا ہے۔

(۱) درد شکم (۲) درد دانت (۳) درد جگر (۴) درد کان (۵) درد سر (۶) ہچکیاں (۷) آنکھوں کے نیچے رخساروں پر ورم آ جانا (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا پھول جانا (۹) بچھو کا ڈنک ان بیماریوں کا تو میرا ذاتی تجربہ ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ باقی بیماریوں پر بھی اپنا فائدہ بموجب جناب کی تحریر کے مطابق ظاہر کرے گی ایسی بے بہا چیز کا ہر ایک گھر میں ہونا ضروری بلکہ لازمی ہے۔ براہ مہربانی ایک شیشی اور معہ رسالہ چند مجربات فوراً بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور کریں۔

الراقم

بابو رحمت علی ڈسٹرکٹ اوورسیر ڈیرہ غازی خاں

بجلی گرنے کا اثر فوراً دور

جیسے آپ کی سینکڑوں شیشیاں امرت کی دہارا کی منگوائیں ... بھی نہیں رہنے پائی۔ میرے عزیز و احباب و دیگر شخص ... ملت پور و بریلی ... وغیرہ منگوا لیتے ہیں عجب اثر اسمیں ضلع ... میں کچھ عرصہ ہوا ... کفایت اللہ صاحب اہلمد رجسٹری نے ایک شیشی امرت کی دہارا لیکر اپنی سالی کے واسطے کہ لئے ... بیمار تھی استعمال سے فائدہ پہنچا بخار تھا انہی ایام میں بارش بھی خوب ہوئی اس سے بجلی گری جس نے بڑی سالی اہلمد صاحب کا منہ و رخسارہ بالکل سرخ بنات جیسا ہو گیا اور آنکھوں سے روشنی جاتی رہی امرت کی دہارا لگانے سے فوراً چہرہ و رخسار کو صحت ہو گئی سرخی و جلن بالکل جاتی رہی۔ اور آنکھوں میں روشنی بھی آ گئی۔

راقم:- سید مصطفیٰ اہلمد مال تحصیل ... ضلع کانپور۔

آخری وقت پر سانپ کا ڈسا بچ گیا

جناب من! بالا آپکی بنائی ہوئی امرت کی دہارا رحمت ہے اور حکمی دوا ہے نیاز مند نے آجتک بیچے اور شدید حالیہ سے ایک کثیر تعداد شیشیاں بہت کی منگوائیں اور جس مرض کیواسطے جسے استعمال کرایا فوراً سے فائدہ ہو کر آرام ہو گیا ایک شخص کا پیٹ پھول آیا اور شدت سے درد ہو رہا تھا گاڑی پر سوار کرکے اسکے وارثان میرے پاس لائے میں نے فوراً بموجب نوبان امرت کی دہارا اسکو دیدی اور دس منٹ میں درد کافور ہو کر آرام ہو گیا اور ایک گھنٹہ کے بعد اس نے کھانا کھایا اور سنئے کہ ایک آدمی کو زہریلے سانپ نے کاٹا۔ جھاڑ پھونک والے اسوقت موجود نہ تھے اور زہر کا اثر زیادہ ہو گیا۔ اور وہ بیہوش ہو گیا میں نے امرت کی دہارا اسجگہ پر جہاں سانپ نے کاٹا تھا مالش کرانا شروع کیا اور تھوڑی سی ناک میں ٹپکا دی فوراً ہوش آ گیا اور اچھا ہو گیا ایسی زود اثر دوا شاید کسی نے بنائی ہو کہ ہم نے تو آجتک ایسی دوائی نہیں دیکھی۔ میری ایشور سے پرارتھنا ہے کہ آپکے اور شفاخانہ کو ترقی دے۔

الراقم:- دیبی دیال ... مقام و ڈاکخانہ بھمن پور۔

پانچ منٹ میں جان بچ گئی

سردار ... سنگھ صاحب کا لڑکا ... سے آیا سردار ... سنگھ ... خریدار ہیں اسکے کان کا پچھلا حصہ سوجا ہوا تھا اسکے حلق سے پانی اترنا نزدیک تھا لڑکا بہت تنگ ہو گیا اور اسکی زندگی سے مایوس ہو گئے سردار ... صاحب نے فوراً امرت کی دہارا لگا دی اور ایک گھنٹہ کے بعد لڑکے نے پانی مانگا اور ... تھوڑی دیر کے بعد اس نے بھوک ظاہر کی اور سیر ہو کر دودھ پی لیا لڑکے کی جان بچ گئی سردار صاحب آپکے ... شکر گزار ہیں۔ اسلئے ... کے واسطے میں ہمیشہ امرت کی دہارا کی ... بناتا ہوں نہایت مفید ہے۔

راقم:- سٹیشن ماسٹر ... وزیر پور شہر۔

پانچ روپے سے دولاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں بلکہ پورے دولاکھ روپے کی جائیداد کا مالک ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے جن ایک نے میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے۔ وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۸۳ تصدیق کر لے۔ میں ماننے صاف کہتا ہوں کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو سکے اس کی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کہ وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے سنئے روح حیات کیا چیز ہے۔ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اس کے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر لی این مقا بہادر میڈیکل ریسرچ حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے روح حیات رگ و ریشہ میں تریاک یکر بٹیوں کے گودے فاسفورس کو جگا کر خون صالح پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو ایسی بجلی کی آگ سے چاق و چوبند کر کے ہر ایک انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلوار بھی مارے تو بھی ٹکر لے آپ ہو جاویں ہندوستان و انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل ناموں کے لیکچراروں معزز عہدہ داروں سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیاز زمانہ اگر تلواریں بھی اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں۔ ان کے لئے روح حیات ترقی کامل و زبردست دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتی ہے چہرہ پر رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ و دیگر امراضات جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نادانیوں یا حرکات سے لاحق حال ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کیلئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے نامردی ضعف باہ ضعف مثانہ جریان بسرعت۔ رقت ضعف معدہ ضعف دماغ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کے اصلی منزل تریاق ہے جسمانی کمزوری لاغری بے رونقی اور زردی چہرہ کیلئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دی جائے۔ تو بجا ہے حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو متانہ اور بوڑھے کو صاحب ہمت بنانا اسی دوا کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فی شیشی عہ۔ روح حیات کے علاوہ ایک عجیب اثر دوائی۔ جوہر فیروزی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے ہمارا روغن دافع سستی ہے یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ کو دور کر کے معزول طاقت کو از سر نو بحال کرتا ہے۔ بالکل گئے گذرے مریضوں نامردوں کو پورا مرد بناتا ہے قیمت فی شیشی للعہ۔ یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف۔ آئی ڈاکٹر۔ کیمیاگر۔ پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور سے طلب کرو۔

ارے دوڑو!! جلدی دوڑو!!!

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں۔ اگر پہلے ہی سے بندوبست سوچو۔ تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی

عرق کافور کی

گھر میں ڈال رکھتے۔ یہ اصلی عرق کافور چالیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی مقبول دوائی ہے گرمی کے دستوں پیٹ کا درد مروڑ اور متلی کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بابو کو سدا گھر میں رکھنی چاہئے۔ یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں سے نکالا گیا ہے اس کا رنگ بھی مثل پتی کے سبز ہے اور اصلی عرق پودینہ ہے۔ خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی اصلاح سے ولائت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی اور اشتہا کا کم ہونا۔ یہ سب ریاح کی علامات جلد دور ہو جاتی ہیں گود کے بچوں کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک پانچ آنے۔ مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت مل سکتی ہے۔ منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

سچائی کا جھنڈا

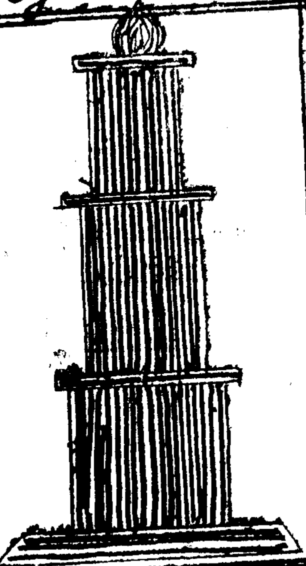
اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آج کل وہ سماں دکھلا رہی ہے کہ الامان۔ لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے نہیں چلتا ہم پہلے دوا مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں بھی دھوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ ہم نے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض انشاء اللہ فوراً دفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت انشاء اللہ مفید ہے ہمارا کام یہ نہ تھا کہ لکھ ماریں کہ جواہرات سے تیار ہوتی ہے۔ اول مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے قیمت فی بکس عہ۔ **طلا طلسمی** بسا اوقات لڑکپن اور جوانی کی غلط کاریوں سے ایسے امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیے اور معجون طلسمی کھائیے انشاء اللہ وہ اس کو مفید پائیں گے قیمت ۶ ماشہ عہ۔ **سرمہ سلیمانی**۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور قوت بصارت بڑھانے والا قیمت فی تولہ عہ۔ **منجن دندان**۔ دانتوں کی کل

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

Registered No. L 77

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بے شک خدا کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ قوم اپنی حالت تبدیل نہ کرے



الحکم

جلد ۱۴ سنہ ۱۹۱۰ء

ایڈیٹر:- شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی

(قادیان دارالامان)

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائیگی

عوام سے ... ۳؎

خواص سے ... ۵؎

ہندوستان سے باہر ... ۶؎

غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ... ۲؎

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر انگریزی مہینہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ سے شایع ہوتا ہے

انوار احمدیہ پریس پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا